سوال

یہودیوں سے تجارت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ موجودہ دور کے یہودیوں سے معاشی یا تجارتی یا مذہبی طور پر ملاقات یا معاملات کرنے میں شریعت اسلامیہ ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے ؟ ازراہ کرم تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں ۔ کیونکہ ہمارے ایک کاروباری دوست یہودیوں سے کاروباری طور پر اشتراک کا سوچ رہے ہیں ان کو اس سے منع کیا ہے، تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں یہودیوں سے تعلقات کی بات کرتے ہیں ۔ پلیز سوال کا جواب جلدی دیجیے گا

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرچہ غیر مسلموں کے ساتھ تجارت کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی حرام امر، یا فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ بھی غیر مسلموں کے ساتھ معاملہ کر لیا کرتے تھے۔ جب آپ فوت ہوئے تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی۔ لیکن موجودہ حالات، جن میں مسلمانوں کے خلاف آئے روز سازشوں کے جال بنے جا رہے ہیں اور ہم سے منافع کما کر ہمارے ہی خلاف استعمال کیا جا رہا ہے اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ ہمیں ان کے ساتھ تجارت کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان حالات میں ان کے ساتھ تجارت کرنے میں مسلمانوں کا نقصان ہے، جس سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ حدیث نبوی ہے : ''لا ضرر ولا ضرار'' [ابن ماجہ] تمام مسلمان ممالک کو چاہیئے کہ وہ او آئی سی کے پلیٹ فارم سے اسلامی ممالک کی باہمی تجارت کو فروغ دیں۔ اور یہودیوں کے ساتھ تجارت سے پرہیز کریں، تاکہ کسی مسلمان کا کوئی نقصان نہ ہو، اور وہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں نہ کر سکیں۔ اس پیارے بھائی سے بھی گزارش ہے کہ وہ مسلمانوں کے قاتل یہودیوں کی بجائے مسلمانوں کے ساتھ تجارتی اشتراک کو مضبوط بنائیں، مسلمانوں میں بھی بڑے بڑے تاجر اور صنعت کار لوگ موجود ہیں۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث